اسلامیات (لازمی)	نہم 2016ء	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1.45 گھنٹے	(دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) شَرَّ الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا معنی ہے ''بدترین قسم کے جانور''۔ اس سے مراد کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو بدترین جانوروں سے تشبیہ دی ہے' کیوں کہ یہ کافر بھی اُن بدترین جانوروں جیسے ہیں' جو قوتِ گویائی اور عقل و شعور سے محروم ہیں۔

(ii) میدانِ بدر میں فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا کیا ردِ عمل تھا؟

جواب: میدانِ بدر میں فرشتوں کو دیکھ کر شیطان پسپا ہو کر چل دیا اور کفار سے کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔

(iii) سورۃ الانفال کے مطابق مومنوں کی دو صفات بیان کیجیے۔

جواب: سورۃ الانفال کے مطابق مومنوں کی دو صفات درج ذیل ہیں:

1- سچے مومن وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

2- وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

(iv) معانی تحریر کیجیے: يُسَاقُوْنَ يُقَلِّلُ

جواب: يُسَاقُوْنَ: وہ ہانکے جاتے ہیں

يُقَلِّلُ: کم کر کے دِکھاتا ہے' تھوڑا کر کے

(v) سورۃ الانفال میں کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

جواب: اے اہلِ ایمان! جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمھارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا۔ اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے یا اپنی فوج

سے جاملنا چاہے ان سے پیٹھ پھیرے گا، تو وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا۔

(vi) ترجمہ کیجیے: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

جواب : ترجمہ: ''اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ مُراد حاصل کرو۔''

(vii) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر اُبھارنے کے لیے کیا ترغیب دی؟

جواب : اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اگر وہ ثابت قدمی سے لڑتے رہیں اور جنگ سے پیٹھ نہ پھیریں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں دس گنا کفار پر غالب فرمائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہوئے تو دو سو کفار پر غالب آ جائیں گے۔''

(viii) سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات لکھیے۔

جواب : سورۃ الانفال کے مطابق تقویٰ کے دو انعامات درج ذیل ہیں:

1- اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تمھارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا۔

2- اللہ تمھارے گناہ مٹا دے گا۔

(ix) اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ سے کیا مراد ہے؟

جواب : اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کا معنی ہے ''پہلے لوگوں کی کہانیاں''۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید نازل کیا تو کفار کہنے لگے ''(یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔''

-3 کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔''

(ii) حدیثِ مبارکہ کے مطابق تکمیلِ ایمان کے چار اصول بیان کیجیے۔

جواب : تکمیلِ ایمان کے چار اصول درج ذیل ہیں:

1- انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لیے۔

2- کسی سے بغض رکھے تو محض اللہ کے لیے۔

3- انسان کسی کو عطا کرے تو اللہ کے لیے۔

4- کسی کو عطا کرنے سے روکے تو محض اللہ کے لیے۔

(iii) ترجمہ کیجیے: اِنَّ اَکْمَلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا۔

جواب: ترجمہ: ''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔''

(iv) حضور ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول پاک ﷺ کی اطاعت اس لیے ضروری ہے کہ بندے کا اللہ تعالیٰ سے محبت کا جو دعویٰ ہے وہ سچا ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرے اور اس کے گناہ بخش دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

(v) ترجمہ کیجیے: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ

جواب: ترجمہ: ''ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔''

(vi) زکوٰۃ کی اہمیت مختصراً بیان کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آجاتا ہے۔

(vii) حدیث کے مطابق جنت کی پھلواریوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث کے مطابق جنت کی پھلواریوں سے مراد علم کی مجلسیں ہیں۔

(viii) تکمیلِ دین پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: ''آج میں نے تمھارے لیے دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔''

(ix) ختم نبوت ﷺ پر ایک آیت کا متن یا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ترجمہ: ''محمد ﷺ تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور نبیوں (نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔''

(حصہ دوم)

سوال:4- درج ذیل آیاتِ قرآنی میں سے کسی دو کا ترجمہ کیجیے: (4, 4)

(الف) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ

(ب) وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(ج) وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

جواب: (الف) ترجمہ:

''مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے، اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

(ب) ترجمہ:

''اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اُس کے رُوبرو جمع کیے جاؤ گے۔''

(ج) ترجمہ:

''اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمھارے) قبضہ میں کر دیا اور اللہ دانا و حکمت والا ہے۔''

سوال :5- درج ذیل حدیث کا ترجمہ اور مختصر تشریح لکھیے: (1, 2)

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ

جواب : ترجمہ:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا استغفار ہے۔

تشریح:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیثِ مبارکہ کے دو حصے ہیں: پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں استغفار یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو سب سے فضیلت والی دعا قرار دیا ہے۔

حدیث کے پہلے حصے میں ارشاد ہے: افضل الاعمال لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کو اِلٰہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں لفظ اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو وہ اللہ ہی کی ذات ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی، ہمیں نہ صرف زندگی دی، بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے قول اور فعل سے اسی ذات کو اِلٰہ مانیں، اسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کریں۔

حدیث کے دوسرے حصے میں ارشاد ہے: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہترین دُعا اللہ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، لہٰذا اللہ کو اِلٰہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔ اب اگر کوئی اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے دل و جان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور استغفر اللہ کا اظہار کرتا رہے۔

سوال :6- حفاظتِ قرآن پر نوٹ لکھیے۔ (5)

جواب: حفاظتِ قرآن:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ۝ (الحجر: 9)

ترجمہ: ''بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا قرآنِ کریم کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا میں موجود قرآنِ مجید کے نسخوں میں ایک لفظ یا زیر زبر کا بھی فرق نہیں۔

قرآنِ مجید رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا' بلکہ قریباً تیئس سال میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔ جوں ہی کچھ آیات نازل ہوتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کاتبِ وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انھیں کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک مقام متعین تھا جہاں وہ عبارت رکھ دی جاتی۔ صحابہ کرامؓ اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات خصوصاً پانچوں نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ اس طرح جوں جوں قرآنِ مجید نازل ہوتا گیا' لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا۔ اس عمل میں صرف مرد ہی نہیں' بلکہ خواتین بھی شامل رہیں۔ حتیٰ کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآنِ کریم اکثر امہات المومنینؓ' اہلِ بیتؓ' صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کو حفظ ہو چکا تھا اور متعدد صحابہ کرامؓ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کر دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسولِ

اکرم ﷺ نے اللہ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دار الحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیں۔

یا

زکوٰۃ کے معاشرتی اور اخلاقی فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: زکوٰۃ کے معاشرتی و اخلاقی فوائد:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے۔ اس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آ جاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

رسولِ اکرم ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد جب بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے، جس کا اندازہ قرآنِ مجید کی ان آیات سے لگایا جا سکتا ہے۔

''جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔''